



سوال

(274) کیا اعتکاف مساجد ثلاثہ سے مخصوص ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض سلفی بھائیوں سے سنا ہے کہ اعتکاف ہر مسجد میں نہیں ہے۔ صرف تین مساجد میں اعتکاف سنت بتاتے ہیں اور یہی اور طحاوی کا حوالہ دیتے ہیں کہ لا اَعْتِكَافَ إِلَّا فِي ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ حدیث مذکورہ کے حوالہ سے قرآن کے عام حکم کو خاص کرتے ہیں۔ (فیض محمد بن مولاداد، کوٹ اسماعیل زئی گڑھی کپورہ تحصیل ضلع مردان) (۱۲ مارچ ۱۹۹۳ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکور روایت ”سنن کبریٰ بیہقی“ (ص: ۲۱۶، ج: ۴) میں بایں الفاظ ہے:

”لَا اَعْتِكَافَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ“ أَوْ قَالَ: إِلَّا فِي الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ (السنن الکبریٰ للبیہقی، باب الاعتکاف فی المسجد، رقم: ۸۵۷۴)

یعنی ”اعتکاف صرف مسجد الحرام میں ہے یا یوں فرمایا صرف تین مسجدوں میں ہے۔“

اور مفتی الانجبار میں بحوالہ ”سنن سعید بن منصور“ روایت کے الفاظ یوں ہیں:

”لَا اَعْتِكَافَ إِلَّا فِي الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ أَوْ قَالَ فِي مَسْجِدٍ جَمَاعَةٍ“

”اعتکاف صرف تین مسجدوں میں ہے یا فرمایا اعتکاف اس مسجد میں ہے جہاں نماز باجماعت کا اہتمام ہو۔“

امام شوکانی ”نیل الاوطار“ (ص: ۲۸۴، ج: ۴) میں فرماتے ہیں لیکن ”ابن ابی شیبہ“ نے روایت ہذا کا مرفوع حصہ بیان نہیں کیا۔ صرف حدیث رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی گفتگو پر اکتفا کیا ہے۔ اس کے الفاظ یوں ہیں:

”إِنَّ حَدِيثَهُ جَائِئٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: لَا اَعْتِكَافَ مِنْ قَوْمٍ عُرِفُوا بِإِسْرَافِهِمْ، لِيَفْنِي الْمَسْجِدَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَعَلَّكُمْ أَصَابُوا وَأَخْطَأْتُ. (نیل الاوطار، رقم: ۱۷۶۸)



”یعنی حذیفہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہا کیا میں تجھے تعجب والی بات نہ بتاؤں، کچھ لوگ تیرے اور اشعری کے کھر کے درمیان یعنی مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہیں جواباً عبد اللہ نے کہا ممکن ہے ان کا فعل درست ہو (رہکنے میں) تجھ سے غلطی سرزد ہوئی ہو۔“

پھر علامہ موصوف رقمطراز ہیں :

’فَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَنْتَدِلْ عَلَى ذَلِكَ بِحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَعَلَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ يُخَالِفُهُ وَيُجْزِلُ الْأَعْيَافُ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ، وَلَوْ كَانَ ثُمَّ حَدِيثٌ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَا خَالَفَهُ، وَأَيْضًا الشُّكُّ الْوَاقِعُ فِي الْحَدِيثِ مِمَّا يُضَعِّفُ الْإِخْتِجَاجَ أَحَدُ شَقَائِهِ‘

یعنی ”اس سے معلوم ہوا کہ حذیفہ کا استدلال حدیث رسول ﷺ پر مبنی نہیں تھا۔ اور اسی بناء پر بھی کہ عبد اللہ ان کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور ہر مسجد میں اعتکاف کے جواز کے قائل ہیں اور اگر کوئی مرفوع حدیث نبی ﷺ سے موجود ہوتی تو عبد اللہ مخالفت نہ کرتے۔ اور اسی طرح حدیث میں واقع شک بھی ایک طرف استدلال کو کمزور کرتا ہے۔“

نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ جیسے عظیم محدث نے ”فتح الباری“ (ج: ۴، ص: ۲۷۲) میں حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ اعتکاف تین مساجد سے مخصوص ہے لیکن بطور استدلال یہ روایت نقل نہیں کی حالانکہ مقام کا تقاضا تھا اس کو بیان کیا جاتا... ایسے موقع پر مستدل کی موجودگی کے باوجود ذکر نہ کرنا۔ محدثین کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتا بالخصوص جب کہ امیر المؤمنین فی الحدیث بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں بایں الفاظ تبویب قائم کی ہو۔

’بَابُ الْأَعْيَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَالْإِعْيَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا - لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُبَاسِطُوا يَدَيْكُمْ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ، تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرُبُوهَا ذَلِكُمْ يَكُونُ لِلنَّاسِ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ (البقرة: ۱۸۷)۔‘

یہ امر تو مزید اہتمام کا متقاضی تھا کہ روایت ہذا کو مقام بحث میں ذکر کیا جانا اذلیس فلیس۔ بنا بریں اس روایت سے قرآن کے عموم وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ کی تخصیص کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 259

محدث فتویٰ